احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 12 ستمبر 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 12 ستمبر 2014ء 16 ذیقعد 1435 ہجری 12 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 208

غفار وہادی

ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا
ترے در کے ہوئے اور تجھ کو مانا
ہمیں بس ہے تری درگہ پہ آنا
مصیبت سے ہمیں ہر دَم بچانا
کہ تیرا نام ہے غفار و ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2010ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت شیخ اللہ بخش صاحب سکنہ بنوں صوبہ سرحد، بیعت 1905ء کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ بچپن میں مجھے کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی گئی اور چھوٹی عمر میں ہی سکول میں داخل کر دیا گیا تھا لیکن جب اینٹرنس میں پہنچا اور اس وقت مَیں عمر کے ستارھویں (17 ویں) سال میں تھا تو قدرتاً میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ اپنے مذہب کے متعلق واقفیت حاصل کروں۔ چنانچہ مَیں نے ایک مسلمان سے قرآن شریف پڑھنے کے بعد خود بخود مترجم قرآن شریف کا مطالعہ شروع کیا۔ اسی دوران میں نامعلوم کس طرح کسی عیسائی کی ایک کتاب جس میں کسی مصری مسلمان کے ساتھ مباحثہ کی صورت میں اعتراضات و جوابات درج تھے وہ میری نظر سے گزرے جس کے پڑھنے سے مجھے سخت دکھ ہوا......اور دل میں طرح طرح کے وساوس پیدا ہوئے۔ مگر کچھ شرم اور کچھ اپنی بیوقوفی کے باعث اس کا ذکر نہ ہی اپنے والد صاحب کے ساتھ کر سکا اور نہ ہی کسی مسلمان کے ساتھ اور اس خلش کو دل ہی دل میں لئے رہا۔ یہاں تک کہ 1905ء کے آخری مہینوں میں جب مَیں وانون میں ملازم تھا مجھے ڈاکٹر علم الدین صاحب گجراتی سے بدر اخبار کے کچھ پرچے دیکھنے اور حضرت مسیح کی وفات کے دلائل سننے کا اتفاق ہوا اور جوں ہی مسیح کی وفات مجھ پر ثابت ہوگئی مَیں نے خدا کا شکر کیا اور بغیر کسی مزید توقف کے فوراً حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ اس کا علم ہونے پر والد صاحب نے کچھ ناراضگی اور افسوس کا خط لکھا جس پر ان کو ان کی وہ دعا یاد کرائی گئی جو انہوں نے میری پیدائش سے پہلے کی تھی اور جس کا ذکر میرے والد صاحب چند بار گھر میں اس طرح کر چکے تھے کہ جب پہلے بچہ کی پیدائش کے بعد بارہ سال تک ہمارے ہاں کوئی بچہ نہ ہوا تو ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور بڑی خشوع وخضوع کے ساتھ ان الفاظ میں دعا کی کہ ''اے ارحم الراحمین اور وہّاب خدا جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بڑھاپے میں آواز سنی اور اس کو اولاد دی میری فریاد بھی سن اور اولاد نرینہ عطا فرما''۔ یہ ان کے والد صاحب نے دعا کی۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے والد صاحب کو ان کی یہ دعا یاد کرواتے ہوئے لکھا کہ آپ کی دعا کی حقیقی قبولیت اب ہوئی ہے جبکہ خدا نے اپنے فضل سے مجھے ہلاکت کے گڑھے سے نجات بخش کر اپنے مامور کی غلامی کا شرف بخشا ہے۔ لکھتے ہیں کہ غالباً 1906ء کے اپریل میں میری تبدیلی اس جگہ سے اپنے وطن مالوف بنّوں میں ہوئی اور اپنی نوکری پر حاضر ہونے سے قبل مَیں نے قادیان شریف میں حاضر ہوکر (بیت) مبارک میں حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ بیعت کے وقت کا نقشہ اور اپنے دل کی کیفیت مختصر الفاظ میں اس طرح پیش کرتا ہوں کہ ایک آزاد خیال اور لامذہب نوجوان اپنے نفس امّارہ کی تمام امنگوں اور سرکشیوں کے خلاف جنگ پر آمادہ ہوکر ماموروقت کے دروازہ پر استمداد کے واسطے حاضر ہے اور اس کے انتظار میں اس کی آنکھیں بے قرار ایک چھوٹی سی کھڑکی پر پیوست ہیں۔ (وہ کھڑکی جہاں سے حضرت مسیح موعود تشریف لایا کرتے تھے۔) (بیت) میں بہت تھوڑے آدمی ہیں اور سب مؤدب اسی پاک ہستی کی انتظار میں خاموش ہیں کہ اتنے میں اسی کھڑکی میں سے ایک مقدس، وجیہہ اور پرشکوہ وجلال پیرمرد (بیت) میں داخل ہوتا ہے۔ اور ادھر اس نوجوان پر لرزہ طاری ہوکر آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی جاری ہو جاتی ہے۔ لیکن اب تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ کیوں؟ صرف اس قدر ہوش ہے کہ حضور کا اس کھڑکی سے ورود بعینہٖ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بدر کامل اندھیری رات میں نمودار ہوگیا جس سے سب تاریکی دور ہوگئی اور حاضرین کے چہروں پر انبساط کی لہریں دوڑنے لگیں۔ اس موقع پر اکبر شاہ خان نے اپنے کچھ شعر بھی حضور کی تعریف میں سنائے جن کو حضور نے پسند فرمایا تھا۔ بیعت کے بعد دوسرے دن میں واپس ہوگیا کیونکہ حاضری کے تھوڑے دن تھے۔ پھر 1907ء کے موسم میں یعنی موسمِ گرما میں جب والد صاحب امرتسر آئے اور بیمار تھے تو ان کو قادیان لایا اور حضور کے ساتھ تعارف کروا کر ان کی صحت کے واسطے عرض کی گئی۔ یہ بھی کوشش تھی کہ وہ بیعت کرلیں گے لیکن افسوس کہ والد صاحب بزگوار اس نعمت سے محروم رہے۔ حضور نے دعا فرمائی اور مولوی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے نسخہ لینے کی بھی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ نسخہ لینے کے بعد ہم واپس امرتسر چلے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے بھی والد صاحب کو تسلی دینے کی غرض سے اپنے بچوں کی فوتیدگی کے حالات سنائے لیکن چونکہ والد صاحب کا دل اپنی لمبی بیماریوں کے باعث بہت ہی کمزور ہو چکا تھا ان کے آنسو جاری رہے۔ ان کو میرے پہلے بچہ کی مرگ کا سخت صدمہ تھا۔ (اس کی وجہ سے افسوس کرتے رہتے تھے۔) لکھتے ہیں کہ افسوس کہ مجھے حضرت جری اللہ کا دیکھنا پھر نصیب نہ ہوا۔ اور مجھ پر وہ دن سخت تلخ تھا جبکہ حضور کے وصال کی خبر بدر اخبار کے ذریعہ مجھے بنّوں میں ہوئی۔

(رجسٹر روایات نمبر 5 صفحہ 94 تا 96)

(الفضل 31/ اگست 2010ء)

پریس ریلیز

پنجاب میں سیلاب کے دوران جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کا ریسکیو اور ریلیف آپریشن جاری

مصیبت کی اس گھڑی میں جماعت احمدیہ ہم وطنوں کی بلا امتیاز اور ہر ممکن خدمت کیلئے کوشاں ہے

(ترجمان جماعت احمدیہ)

صوبہ پنجاب میں سیلاب کے دوران جماعت احمدیہ کے افراد سیلاب سے متاثر ہم وطنوں کی خدمت کے لئے رات دن کوشاں ہیں۔ جماعت احمدیہ کسی امتیاز کے بغیر بنی نوع انسان کی خدمت پر یقین رکھتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دریائے چناب میں گزشتہ دو دہائیوں میں اتنا زیادہ سیلاب نہیں آیا سیلابی پانی نے ربوہ کے اردگرد کے علاقوں کو بری طرح متاثر کیا۔ جو لوگ سیلاب سے متاثر ہوئے ان کی جان بچانا پہلی ترجیح تھی۔ اب تک 1190 افراد کو کشتیوں اور ٹرالیوں کے ذریعہ ریسکیو کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ربوہ سے باہر قریبی علاقوں میں جو لوگ سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں ان کے لئے تین مقامات پر جماعت احمدیہ کی جانب سے فلڈ ریلیف کیمپ لگائے گئے ہیں جن میں متاثرین کو تینوں وقت کھانا مہیا کیا جا رہا ہے۔

اب تک ان کیمپوں کے ذریعے 32 ہزار 351 افراد کو کھانا مہیا کیا گیا ہے۔ جبکہ ان کیمپس میں علاج معالجہ کی سہولت بھی میسر ہے جس سے اب تک 2 ہزار 372 افراد کو میڈیکل کی سہولت مہیا کی گئی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ ایسے مریض

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ نکاح مورخہ 20۔اکتوبر 2012ء

بیان فرمودہ: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 اکتوبر 2012ء بروز ہفتہ بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک نکاح عزیزہ عبیرہ محمود بنت مکرم خالد محمود صاحب امریکہ کا ہے۔ یہ عزیزم کاشف احمد ابن مکرم وحید احمد صاحب کینیڈا کے ساتھ طے پایا ہے اور دوسرا نکاح عزیزہ نائلہ بھٹی بنت مکرم دبیر بھٹی صاحب کا ہے۔ یہ نکاح عزیزم ھبۃ الحسن عابد جو لئیق عابد صاحب کے بیٹے ہیں کے ساتھ طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح شادی میں نئے رشتے، نئے بندھن قائم ہو رہے ہوتے ہیں۔بعض ایسے خاندانوں میں رشتے ہو رہے ہوتے ہیں جن کی پہلے بالکل کوئی واقفیت نہیں ہوتی۔لیکن اب دنیا کیونکہ ایک دوسرے کے اتنی قریب ہو چکی ہے کہ ایک دوسرے کے ملکوں کے فاصلے، فاصلے نہیں رہے اور دنیائے احمدیت جو ہے وہ تو اور بھی زیادہ قریب آچکی ہے۔اس لئے ہمارے جو رشتے قائم ہو رہے ہیں ان میں یہ فاصلوں کی جو دوریاں ہیں وہ بھی اب حائل نہیں ہوتیں۔ پہلے خاندانوں کا تعارف ہوتا تھا۔اب خاندانوں کا تعارف بھی کوئی ایسی چیز نہیں رہی۔ایک دوسرے کو بالکل نہ جاننے والے آپس میں تعلقات قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض Culture، بعض معاشرے میں رہ کے ایک فریق کے بچوں کی اٹھان ہو رہی ہوتی ہے اور دوسرے فریق کی اٹھان بالکل مختلف ہوتی ہے۔اس لئے بعض دفعہ شادیوں کے بعد ایک دوسرے کے مزاج سمجھنے میں بھی وقت لگتا ہے۔

پس ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو ہدایات فرمائی ہیں اور جن کو نکاح کے خطبہ کے لئے آنحضرتؐ نے منتخب فرمایا ہے ان میں ان تمام باتوں کا خیال رکھا گیا ہے جو انسانی معاشرہ کے تعلقات میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ پس نہ ملکوں کی دوری کا کوئی مسئلہ رہتا ہے اگر ان پر عمل کیا جائے۔ نہ خاندانوں کے مختلف مزاجوں کا فرق رہتا ہے اگر ان پر عمل کیا جائے۔نہ ہی لڑکے لڑکی کے جو خاندان ہیں ان کا ایک دوسرے کے خاندانوں سے تعلق قائم کرنے میں کوئی مسئلہ رہتا ہے اگر ان باتوں پر عمل کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ ہمیشہ سچ پر قائم رہو، تقویٰ پر قائم رہو، ایک دوسرے کے رشتوں کا خیال رکھو، عزت اور احترام کرو۔ یہ چیزیں پیدا ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر رشتے بھی دیرپا ہوتے ہیں، ہمیشہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں اور اگلی نسلیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم رہنے والی ہوتی ہیں۔اللہ کرے کہ یہ رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں، نئے بندھن بندھ رہے ہیں نہ صرف یہ لڑکا لڑکی بلکہ دونوں خاندان بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں تا کہ جن خاندانوں میں نئے رشتے قائم ہو رہے ہیں ان میں احمدیت کے رشتہ کی وجہ سے ایک دوری تو نزدیک ہو ہی چکی ہے لیکن آپس کے اس بندھن کی وجہ سے مزید اس میں قربت اور مضبوطی پیدا ہو جائے۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاحوں کا علان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا:۔جیسا کہ میں نے کہا پہلا نکاح ہے عزیزہ عبیرہ محمود بنت مکرم خالد محمود صاحب کا جو امریکہ میں رہتے ہیں۔ان کا نکاح عزیزم کاشف احمد ابن مکرم پیر وحید احمد صاحب کے ساتھ 35 ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزم کاشف احمد پیر وحید احمد صاحب کے بیٹے اور پیر صلاح الدین صاحب ابن مکرم پیر اکبر علی صاحب کے پوتے ہیں اور اسی طرح ننھیال کی طرف سے عزیزم کاشف مکرم پیر معین الدین صاحب کے نواسے اور کاشف کی والدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نواسی ہیں۔لڑکی کی طرف سے مکرم زکریا طاہر صاحب اور لڑکے کی طرف سے عزیزم سید محمد احمد صاحب وکیل مقرر ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ نائلہ نرگس بھٹی کا ہے جو مکرم دبیر احمد بھٹی صاحب کی بیٹی ہیں اور مکرم دبیر بھٹی صاحب کو یہاں رہنے والے جانتے ہی ہیں۔ان کا نکاح ہو رہا ہے عزیزم ھبۃ الحسن عابد کے ساتھ جو مکرم لئیق احمد عابد صاحب کے بیٹے ہیں اور لئیق عابد صاحب ربوہ میں وکیل صنعت وتجارت ہیں، واقفِ زندگی ہیں۔ یہ نکاح پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے دونوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ)

☆..........☆..........☆

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ہالینڈ 2014ء

مکرم نذیر احمد صاحب اعوان قائد عمومی

مجلس انصاراللہ ہالینڈ کا 27 واں سالانہ اجتماع مورخہ 20 تا 22 جون بیت النور نن سپیٹ میں منعقد ہوا۔امسال اس اجتماع کا موضوع تعلق باللہ تھا۔تقاریر کے علاوہ بعد نماز فجر درس قران کریم اور درس الحدیث ہوا۔

علمی مقابلہ جات اجتماع گاہ میں جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں سے کچھ اجتماع گاہ میں اور کچھ نن سپیٹ کی ایک خوبصورت گراؤنڈ میں منعقد ہوئے۔

اردو اور ڈچ زبانوں کے تراجم کا بھی براہ راست انتظام تھا جس سے کافی سہولت رہی اور وقت بچا۔

اجتماع سے ایک روز قبل یعنی 19 جون کو وقار عمل کا پروگرام ہوا۔ لنگر خانہ جاری ہو گیا تھا کھانا اور صبح کا ناشتہ دیا گیا۔

پہلا دن

مورخہ 20 جون 2014ء 10 تا 11:45 بجے رجسٹریشن واستقبال اور پرچم کشائی کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔عہد انصاراللہ اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس کا عنوان، خدا تعالیٰ کامل صفات کے ساتھ زندہ ہے، تھا۔

نماز جمعہ وعصر اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے بعد علمی مقابلہ جات تلاوت، حفظ قرآن اور نظم کا انعقاد ہوا ورزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنا، ٹیبل ٹینس میوزیکل چیئر اور پوٹیٹو ریس کروائے گئے۔

اجتماع کے موقع پر خصوصی طور پر قرآن کریم کی نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔

شام 9 بجے تلقین عمل میں محترم مربی سلسلہ حامد کریم محمود صاحب نے تقریر کی جس کا عنوان تھا، بحثیت مربی اپنے دور کے ایمان افروز واقعات اور خدائی تائید و نصرت کے نشانات، اس کے بعد تعارفی، ڈاکومنٹری کائنات کی تخلیق کے بارے میں پیش کی گئی۔نماز مغرب وعشاء کے بعد جملہ ناظمین کی میٹنگ ہوئی۔

دوسرا دن

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا ۔ 9 تا 10 بجے تک ناشتہ ہوا۔ورزشی مقابلہ جات 10 بجے دعا کے بعد کھیل کے میدان کی طرف روانگی ہوئی۔کرکٹ، فٹ بال اور رسہ کشی کے علاوہ اس دفعہ نشانہ بازی، تیر اندازی کو بھی شامل کیا گیا تھا۔بعد نماز ظہر وعصر ہیلتھ سیمینار اور میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں تین ڈاکٹرز کے ساتھ انصار کی انفرادی ملاقاتیں ہوئیں اور دو ڈاکٹرز نے لیکچرز دئے۔اور پریذنٹیشن پیش کیں احباب نے پروگرام کو بہت سراہا۔

سوا پانچ بجے تلاوت قرآن کریم سے سیشن کا آغاز ہوا محترم محمد حنیف ھیندرکس صاحب نے بتایا کہ میں نے احمدیت کیسے قبول کی اور دعوت الی اللہ کی اہمیت، کے موضوع پر ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ بعدازاں محترم مرزا فخر احمد صاحب نے، حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ پیار کا تعلق، کے موضوع پر تقریر کی ۔نظم کے بعد سابق صدران مجلس انصاراللہ ہالینڈ نے اپنے دور کے تاریخی واقعات بیان کئے۔شام کو خصوصی ڈنر اور مختصر مشاعرہ کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔

اس دفعہ لنگر خانہ (تیاری خوراک) کی جانب سے ہر کھانے کے وقت تازہ روٹیاں بھی بنا کر پیش کی جاتی رہیں اس کے علاوہ ایک مراکشی دوست نے مراکشی بھائیوں اور دیگر ممالک کے دوستوں کیلئے اپنے انداز میں کھانے کا انتظام بھی کیا۔ فرانس سے محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے چار ممبران عاملہ کے ہمراہ اجتماع میں شرکت کی۔

تیسرا دن

نماز تہجد و نماز فجر اور درس الحدیث کے بعد ناشتہ ہوا ۔صبح کا اجلاس 10 بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد تیاری پرچہ دینی معلومات اور مقابلہ جات،تقریر،تقریر فی البدیہہ اور پرچہ دینی معلومات ہوئے۔

2 بجے بعد نماز ظہر وعصر اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا عہد انصاراللہ اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ اجتماع محترم نصیر احمد طاہر صاحب نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔

بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے،نئی نسل اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں کے عنوان سے اور محترم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی انچارج ہالینڈ نے،تزکیہ نفس کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ فرانس نے مختصر خطاب کیا۔

محترم امیر صاحب ہالینڈ نے اجتماع کے موقع پر انعامات حاصل کرنے والے احباب میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

آخر میں اجتماع کے تمام شعبوں کا وائنڈاپ ہوا جو کہ دو گھنٹے جاری رہا۔

اجتماع میں 95 انصار شریک ہوئے۔کل تجنید 164 ہے۔55 مہمان شامل ہوئے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب

مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر جماعت آسٹریلیا

ہمارے پیارے امیر صاحب آسٹریلیا مکرم محمود احمد شاہد صاحب کا وجود افراد جماعت کے لئے ایک مشفق باپ، مربی اور دوست کا سا تھا، سڈنی اور میلبورن وغیرہ بڑے شہروں میں آباد احباب کے علاوہ براعظم آسٹریلیا کے دور دراز علاقوں میں رہائش پذیر احمدیوں کے لئے وہ ایک ایسا "Resource Centre" تھے کہ جب کوئی مشکل پیش آتی، کوئی اطلاع دینا ہوتی، کوئی خبر لینا ہوتی، انگریزی محاورہ کے مطابق محض "Touch Base" کرنا ہوتا، یا کوئی دکھڑا رونا ہوتا تو ایمرجنسی نمبر ٹرپل زیرو (000) کی طرح ان کا موبائل نمبر بلاتکلف ڈائل کرتے اور من کی مراد پاتے۔ آپ کی دلآویز من موہنی شخصیت کے کئی پہلو ہیں جن کے حوالے سے کئی یادیں دل و دماغ میں جاگزیں بلکہ پیوستہ ہیں۔ امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مثالی وجود کی سیرت و سوانح کا ایک جامع خلاصہ ان سے منسوب ایک خطبہ میں بیان کر کے اعزاز بخشا جو آپ نے 25/اپریل 2014ء کو ارشاد فرمایا۔

آداب خلافت

ایک مرتبہ قرآن کلاس میں فرمایا کہ مجھے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خلیفہ وقت کے مقام کا ادراک حاصل ہوا ہے۔ جوان تھا تو ناسمجھ اور کم فہم تھا۔ پتہ ہی نہیں تھا کہ خلیفہ وقت کا اس دنیا میں کیا رتبہ اور مقام ہے۔ ان کے سامنے پیش ہونے ان کے حضور کچھ عرض کرنے کے کیا آداب اور تقاضے ہیں۔ فرمایا کہ یہ آداب بھی اگر سیکھے ہیں تو خلفاء کرام سے ہی سیکھے ہیں۔ کہا کہ میں اب بھی وہ واقعہ یاد کر کے احساس ندامت سے کانپ اٹھتا ہوں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجھے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مقرر فرمایا اور میں نے ان کے دفتر میں جا کے کہہ دیا کہ حضور مجھ سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ حضور انور کا چہرہ دیکھنے والا تھا جب انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں پتہ ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے پھر اسی طرح دہرایا کہ ہاں حضور میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ یہ ذمہ داری کسی اور کو سونپ دیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور پھر نہ صرف یہ کہ آپ نے قیمتی نصائح سے نوازا بلکہ میرے ماتھے پہ اپنا ہاتھ رکھا اور دعا دی۔ یا تو وہ دن تھا اور یا اب۔ اب تو ایسی حالت ہوگئی ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مسند خلافت پہ متمکن ہونے کے بعد آسٹریلیا کے دورہ پہ پہلی بار تشریف لائے تو دل و دماغ پہ یہی احساس حاوی تھا کہ دیکھو تم حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور موجود ہو جو اس زمین پہ خدا کا نمائندہ ہے اور زبان کو تو گویا تالا ہی لگ گیا تھا۔ چنانچہ حضور انور بار بار اس عاجز سے فرماتے کہ ''اچھا تو اور کوئی بات'' یا ''امیر صاحب کچھ اور؟'' مگر مجھے تو یہ کہنے کی بھی ہمت نہ تھی کہ حضور میں ایک ناچیز محض، میں نے بھلا کیا بتانا یا کہنا، میں تو ہمہ تن گوش ہوں کہ حضور انور کیا ارشاد فرماتے ہیں!

جلسہ سالانہ یوکے (UK) میں شرکت کے لئے ایک احمدی نے امیر صاحب سے تعارفی خط جاری کئے جانے کی درخواست کی۔ پوچھا یوکے جلسہ میں کیوں جا رہے ہو۔ کہا کہ برکت حاصل کرنے، حضور انور سے ملنے، ان کے خطابات کو سننے وغیرہ۔ آپ نے کہا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ جب حضور انور 2006ء میں آسٹریلیا تشریف لائے تھے تو اپنے دورہ کے پہلے خطبہ جمعہ میں آسٹریلیا کے احمدیوں کو کیا نصیحت کی تھی؟

وہ شخص خاموش کھڑا رہا۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ دیکھو خلیفہ وقت بنفس نفیس خود یوکے سے آسٹریلیا آ کر تمہیں ایک نصیحت کر گئے تھے وہ تو تمہیں یاد نہیں، اب تم یوکے جا کر ان سے ملنے، ان کو سننے کی باتیں کر رہے ہو۔ یہ سن کر اس شخص کی حالت یوں ہوگئی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ مگر امیر صاحب نے جلد ہی اسے دلاسہ دے کر سنبھال لیا، فرمایا کہ دیکھو میں تمہیں جلسہ یوکے میں جانے اور خلیفہ وقت سے ملنے سے ہرگز نہیں روک رہا میرا مقصد تمہیں اس بات کا احساس دلانا تھا کہ خلیفہ وقت کی باتوں کو یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا بھی ہمارا اتنا ہی فرض بنتا ہے جتنا کہ ان کو سننا۔ یہ کہہ کر آپ اپنے دفتر گئے اور دستخط شدہ تعارفی خط عنایت فرمایا۔

آداب عبادت

مکرم امیر صاحب ہمیشہ نمازوں کو ان کے وقت پہ ادا کرنے کی تلقین کرتے۔ آپ کے نزدیک وقت پہ نماز ادا کرنا عقلمند لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ راقم کو یاد ہے جب آپ بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ کینٹ تشریف لائے تو حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بعض لوگ مجلسیں لگا کر ملکی اور بین الاقوامی سیاست پر بظاہر بڑی گہری باتیں ایسے سنجیدہ انداز میں کر رہے ہوتے ہیں کہ گمان ہوتا ہے جیسے امریکی صدر کے سیکرٹری لگے ہوئے ہیں، مگر ان کی عقل کا یہ حال ہوتا ہے کہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ نماز کا وقت ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔

ایک مرتبہ قرآن کلاس میں فرمایا کہ عبادات کو کسی وقتی جوش کے تحت نہیں بلکہ ہوش کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔

آپ اس بات پہ بھی افسوس کا اظہار کرتے کہ دیکھو کسی زمانہ میں احساس بھی نہیں ہوتا تھا کہ تہجد کے لئے اٹھنا اور کھڑے ہو کر کئی کئی رکعت نوافل ادا کرنا بھی کوئی مشقت کا کام ہے مگر اب بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہوں اور ڈاکٹروں نے منع کیا ہے کہ شدید سردی میں فجر کے وقت گھر سے باہر نکلوں۔ لہٰذا ان دنوں فجر بھی گھر میں ادا کرتا ہوں۔ فرمایا لیکن خدا تعالیٰ کسی پہ بوجھ نہیں ڈالتا اور دین میں رخصتیں بھی رکھی ہیں۔ جس کو جو توفیق ہو وہی کرے۔ اپنے نفس کو یونہی مشقت میں نہ ڈالے۔

خیال خاطر احباب چاہئے ہردم

مکرم امیر صاحب ہر امام الصلوٰۃ کو مقتدیوں کا خیال رکھنے کی تلقین فرماتے۔ بچگان، مریض، ضعیف العمر، ملازم پیشہ افراد جنہوں نے ڈیوٹیوں پہ پہنچنا ہوتا ہے، ان سب کا لحاظ کرتے ہوئے نماز کو مختصر رکھنے اور وقت پر پڑھا دینے کی ہدایت کرتے۔ اس حوالہ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا سورۃ کوثر اور سورۃ اخلاص پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی؟ لمبی لمبی سورتیں پڑھنی ہیں یا لمبے لمبے سجدے کرنے ہیں تو گھروں میں جتنا مرضی ہے کرو۔

اسی طرح سے آپ مردوں سے کہا کرتے کہ تم لوگ ہمیشہ بیت الذکر میں بھی چھوٹے بچے ان کی ماؤں کے ذمے ڈال دیتے ہو، نہ وہ نماز سکون سے پڑھ سکتی ہیں اور نہ کوئی اجلاس توجہ سے سن سکتی ہیں۔ گھروں میں بھی بچوں کا ذمہ اپنی عورتوں پہ ہی ڈالا ہوتا ہے کم از کم بیت الذکر میں تو انہیں کچھ آرام سے بیٹھنے دیا کرو۔ چنانچہ ایک بار ایک جلسہ سالانہ پہ حکم دیا کہ آدھا دن بچے اپنی ماؤں کے پاس رہیں گے تو آدھا دن اپنے باپوں یا بڑے بھائیوں کے پاس۔ خاکسار نے خصوصی طور پر نوٹ کیا کہ بڑی جلسہ گاہ میں آ کر بچوں نے بڑے شوق سے جلسہ سنا، تمام وقت سٹیج کی طرف متوجہ رہے اور کسی کو تنگ نہیں کیا۔

عملی زندگی کے لئے راہنمائی اور مشورہ

روزمرہ کی زندگی، خصوصاً لین دین اور باہمی شراکت کے معاملات کی بنیاد شریعت کے احکامات پر رکھنے کی تلقین فرماتے۔

مکرم امیر صاحب مرحوم آسٹریلیا آنے والوں کو بیکار یا سرکاری خیرات پہ بے وجہ بیٹھے رہنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اسی طرح یہ بھی نصیحت کرتے تھے کہ کوشش کر کے اپنے سابقہ پیشہ اور ہنر والی ملازمت ہی ڈھونڈی جائے۔ آسٹریلیا آنے کے بعد راقم کو ایک جگہ انٹرویو میں کامیاب ہو جانے کے باوجود بھی جب اس میڈیکل کمپنی کی طرف سے ٹال مٹول کا سامنا کرنا پڑا اور یہ عرصہ کچھ طول پکڑ گیا تو ایک نہایت مخلص دوست نے مکرم امیر صاحب کی موجودگی میں بتایا کہ انہوں نے اس عاجز کے لئے نہ صرف یہ کہ ایک پٹرول پمپ پہ کیشیر کی جاب ڈھونڈ لی ہے بلکہ ایک مکان بھی دیکھ لیا ہے جس کی قسطیں اس جاب کی انکم سے بآسانی ادا ہو سکیں گی تو امیر صاحب نے سختی سے منع کر دیا۔ فرمایا کہ اگر تم حوصلہ ہار کر چھوٹی موٹی جابوں میں اور مکان کی قسطوں میں پھنس گئے تو اس چنگل سے پھر کبھی بھی نکل نہ سکو گے۔ تم ڈاکٹر ہو اور ڈاکٹری کا پیشہ تم نے نہیں چھوڑنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہوا کہ جلد ہی خاکسار کو ایک اور میڈیکل کمپنی کی طرف سے کانٹریکٹ مل گیا جو ہر لحاظ سے پہلی والی کمپنی سے کہیں بہتر ثابت ہوئی۔ فالحمدللہ۔ دیگر ان گنت افراد جماعت کی طرح اس عاجز پہ بھی مکرم امیر صاحب کی شفقت، حوصلہ افزائی اور لطف و احسان کے اور بھی کئی واقعات ہیں جنہیں یاد کر کے بے اختیار دل سے وہ دعائیں نکلتی ہیں جو انسان اپنے والدین کے لئے کرتا ہے۔

کسر نفسی

ایم ٹی اے پہ ایک انٹرویو دیتے ہوئے جب مجلس خدام الاحمدیہ میں آپ کے دس سالہ دور صدارت میں ہونے والی ترقیات اور نمایاں اور اہم کارکردگی کی بات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اس بات کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ بعض لوگ غلطی سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس دور میں بڑا کام ہوا۔ حالانکہ وہ وقت ہی کچھ ایسا تھا۔ فرمایا کہ ہر دور میں چونکہ ہر صدر خلیفہ وقت مقرر کرتا ہے، خلیفہ وقت کی دعا اور رہنمائی شامل حال ہوتی ہے اس لئے یہ کوشش کرتا ہے کہ اچھا کام کرے اور اپنے وقت کے لحاظ سے کام کر جاتے ہیں۔ میں اس Aspect سے دیکھتا ہوں (تو) اپنے اپنے وقت میں ہر صدر نے اپنے اپنے لحاظ سے بہت اچھا کام کیا۔

ایک بار تربیت کی غرض سے ایک احمدی سے کہا کہ تفسیر کبیر سے تیاری کر کے فجر کی نماز کے بعد درس دیا کرو۔ چند دن ہی درس کے گزرے تھے کہ اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جانتے ہو، اس درس کا سب سے زیادہ فائدہ مجھے ہو رہا ہے کیونکہ ان مضامین کو دہرائے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا تھا اور کافی ساری باتیں ذہن سے محو ہو چکی تھیں۔ اب تم نے وہ مضامین مجھے از سر نو یاد کروا دیئے ہیں۔

ایک مرتبہ سکول کے چھوٹے بچے بیت کے مطالعاتی دورے پہ آئے۔ دورے کے اختتام پہ سوال و جواب کی مجلس رکھی ہوئی تھی۔ اتفاق سے ایک فجیئن Fijian احمدی ٹیچر ہی ان بچوں کو سکول سے لے کر آئے تھے۔ آپ نے انہیں فرمایا کہ تم ان بچوں کے ذہنوں اور انداز فکر سے واقف ہو۔ تم اس کے مطابق بہتر جوابات دے کر ان کی تسلی اور تشفی کرا لو گے میں ویسے ہی ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بعد میں آپ نے ایک مجلس میں اس احمدی ٹیچر کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو اس نے ان

بچوں کو دین حق سے متعلق کیسے کیسے اچھے جوابات دیئے۔ میں ہوتا تو اس طرح بچوں کو تسلی بخش جوابات نہ دے پاتا۔

والدین کو جوابدہ

ایک دوست نے بتایا کہ بچپن میں اس نے امیر صاحب سے جب وہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے ایک زوردار چپت کھائی تھی۔ ہوا یوں کہ اس کی ڈیوٹی ربوہ کے بس اڈہ پہ مسافروں کو پانی پلانے پہ لگی ہوئی تھی۔ بچپن کی ترنگ میں دل میں نہ جانے کیا سمائی کہ ایک بس پہ سوار ہو کر پانی کے جگ اور گلاس سمیت چنیوٹ پہنچ گیا۔ اور پھر وہاں سے ربوہ کی سمت آنے والی دوسری بس میں بیٹھ کر واپسی کی راہ لی۔ ربوہ کے سٹاپ پہ جونہی بس سے اترا تو صدر صاحب نے بنفس نفیس ایک چپت لگا کر استقبال کیا۔ اور پھر سمجھایا کہ دیکھو ہم سب کب سے پریشانی میں مبتلا تمہیں ڈھونڈ رہے تھے۔ تمہیں احساس ہی نہیں کہ جب ہم خدام اور اطفال کی ڈیوٹیاں لگاتے ہیں تو یہ براہ راست ہماری کتنی بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ ہم سلسلہ اور والدین کے آگے جوابدہ ہوتے ہیں۔ آئندہ اس طرح غائب نہیں ہونا۔ وہی بچہ جب بڑا ہو کر آسٹریلیا آیا تو مکرم امیر صاحب نے اسے یہ اعزاز بخشا کہ جماعت کی ایک مجوزہ عمارت کا نقشہ اس سے بنوایا۔

خدمت خلق اور تالیف قلوب

ضرورتمندوں کی اعلانیہ و پوشیدہ طور پر امداد کرنا آپ کا معمول تھا۔ ایک بار ایک احمدی دوست جس کا تعلق برصغیر سے نہ تھا، مگر فرانسیسی لب ولہجہ میں اردو بول لیتا مالی مشکلات کا شکار ہو گیا۔ امیر صاحب سے بات کی تو انہوں نے کسی طریق پر اس کے لئے کچھ رقم کا بندوبست کروا دیا جس پر اس نے بڑے زور سے کہا کہ دیکھو امیر صاحب خدا نے تمہیں میرے واسطے فرشتہ بنا کر بھیج دیا۔ امیر صاحب اس کے انداز پر بے ساختہ ہنس دیئے اور کہا کہ جب تم نے خود ہی رقم کا تقاضا کر دیا تھا تو میں فرشتہ کہاں سے بن گیا!۔

اسی طرح ایک مرتبہ ایک احمدی نے جماعت کو قرض حسنہ کی درخواست دی جو نا منظور ہو گئی۔ شاید اس لئے کہ رقم کچھ زیادہ ہی مانگ لی تھی۔ اسے ابھی مستقل اقامت کا ویزہ نہ ملا تھا اور کام کی اجازت بھی نہ تھی اس لیئے مالی مشکل آن پڑی تھی۔ بیت سے ملحقہ بلڈنگ میں ہی قیام تھا، عشاء کی نماز کے بعد مکرم امیر صاحب اسے کمرے سے بلا کر ایک طرف لے گئے جہاں روشنی کچھ کم تھی۔ پوچھا تمہیں اس ماہ اپنے خرچہ کے لیئے کتنی رقم درکار ہے۔ اس نے کچھ دیر سوچ کر کہا ڈیڑھ سو ڈالر۔ امیر صاحب نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اپنی مٹھی کھولی تو اس میں ڈیڑھ سو ڈالر تھے! کہا اس سے گزارا کرو پھر دیکھیں گے۔ چند دن ہی گزرے تھے کہ اس کے حالات بدل گئے اور اس نے امیر صاحب کو وہ ڈیڑھ سو ڈالر شکریہ کے ساتھ واپس کر دیے۔

آپ مختلف رفاہی اداروں کی امداد کی بھی تحریک کیا کرتے اور خود ایک آسٹریلین شہری ہونے کے ناطہ عام لوگوں کے گھروں کے دروازے کھٹکھٹا کر ریڈ کراس آسٹریلیا کے لئے عطیات جمع کرتے۔ اس مہم میں آپ نے سینکڑوں گھروں سے عطیات وصول کر کے ریڈ کراس میں جمع کرائے۔ آپ کی یہ مہم خالصتاً خدمت خلق کے لئے ہوا کرتی اور اسے جماعت کے تعارف کے لئے استعمال نہ کرتے۔ ہاں ریڈ کراس والے آپ اور احمدیہ جماعت آسٹریلیا سے خوب واقف اور رطب اللسان رہتے۔ خدام اور انصار کی طرف سے خون کے عطیات بھی یہاں ریڈ کراس کو باقاعدگی سے دیے جاتے ہیں۔

ملکی قوانین کا احترام

آپ آسٹریلیا میں آباد ہونے والوں کو ہمیشہ ملکی قوانین کی پابندی کرنے اور ایک مثالی آسٹریلین شہری بننے کی تلقین کرتے۔ ہر سال آسٹریلیا ڈے کے موقع پہ بیت الذکر میں تقریبات منعقد کرواتے جس میں عمائدین حکومت بھی مدعو ہوتے۔ اسی طرح آسٹریلیا کلین اپ ڈے (یوم صفائی) میں بھی جماعت کی طرف سے بھرپور شرکت کی تحریک کرتے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں مکرم امیر صاحب کی ایک خوبی یہ بھی بیان فرمائی کہ ان کے دور میں وفاقی حکومت آسٹریلیا کی دونوں سیاسی جماعتوں سے امیگریشن کے معاملات میں بہت اچھے روابط قائم ہوئے۔ اس ضمن میں راقم یہ دلچسپ واقعہ بیان کرنا مناسب سمجھتا ہے کہ جس طرح آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے پاکستان کے طول وعرض میں دورے کر کے اکثر ممبران مجلس کا تفصیلی تعارف حاصل کیا تھا اور ان سے ذاتی تعلق قائم کیا، اس کے نتیجہ میں آپ بیشمار افراد کو ان کے ناموں سے بھی جانتے تھے تو ان میں سے اگر کوئی آسٹریلیا پہنچتا اور اسے تعارفی خط کی ضرورت ہوتی اور اس میں اگر کوئی امر مانع نہ ہوتا تو آپ خود ذاتی طور پر تصدیق کر دیتے کہ ہاں یہ شخص احمدی ہے میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ ایک مرتبہ ایک امیگریشن آفیسر نے آپ سے خصوصی طور پر رابطہ کر کے پوچھا کہ ایک شخص پاکستان کے شمال سے آیا ہوتا ہے اور تم کہتے ہو میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں، دوسرا جنوب سے آتا ہے تو اس کا بھی کہتے ہو کہ میں اسے جانتا ہوں، تیسرا کسی اور دور دراز کے علاقے سے آتا ہے تو اس کا بھی کہتے ہو کہ اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ ہمیں تو یہ بات ایک شک میں مبتلا کر رہی ہے۔ اس پر آپ نے اس کے ساتھ ایک میٹنگ کر کے اسے تفصیل سے سمجھایا کہ جماعت کا نظام کیسے کام کرتا ہے اور بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ دس سال تک آپ نے کس طرح سے پاکستان میں کام کیا تو اس سے اس آفیسر کی پوری پوری تسلی ہو گئی اور پھر کبھی اعتراض نہ کیا۔

روحانی پرندے

جن دنوں افراد جماعت کی تعداد کم تھی مکرم امیر صاحب آسٹریلیا آنے والے احمدیوں کو مشورہ دیتے کہ کچھ عرصہ جماعت کے گیسٹ ہاؤس میں گزاریں جو بیت الذکر سے ملحقہ اس شیڈ میں قائم کیا گیا تھا جو کسی زمانہ میں بیک وقت بیت، دفاتر اور مشنری انچارج کی رہائش گاہ کے لئے استعمال ہوا کرتا۔ ان افراد کو چند دن، چند ہفتے یا چند ماہ وہاں ٹھہر کر نہ صرف یہ کہ جملہ احباب جماعت اور مختلف عہدیداران سے تعارف حاصل ہوتا بلکہ شب و روز امیر صاحب کی ہمہ گیر شخصیت سے استفادہ کرنے، ان سے براہ راست تربیت حاصل کرنے، دینی علوم اور دنیاوی اسالیب زندگی سیکھنے کا غیر معمولی موقع مل جاتا۔ اس ''درسگاہ'' سے فیض اٹھانے والے، آپ کے ''سدھائے'' ہوئے کئی طیور ابراہیمی صفت لوگ آج براعظم آسٹریلیا میں دین حق کی نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق پا رہے ہیں۔

جانوروں پہ رحم

دنیا کی بعض بڑی چھپکلیوں کی نسلیں آسٹریلیا میں پائی جاتی ہیں جنہیں مانیٹر لیزرڈ Monitor Lizards کہا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض دو میٹر تک لمبی ہوتی ہیں۔ ایسی ہی ایک چھپکلی جو کسی طرح سے بیت کی چھت کے اندر آ گھسی تھی، اپنے ہی وزن سے آرائشی چھت False ceiling پھاڑ کر نیچے آ گری اور مین ہال سے ملحقہ وضو اور غسل والے کمرے میں گھس گئی۔ امیر صاحب کو بڑی فکر ہوئی کہ خود چھپکلی کو یا کسی نمازی کو نقصان نہ پہنچ پائے کیونکہ اس کا کاٹنا زہریلا ہوتا ہے۔ ادارہ انسداد بیرحمی حیوانات R.S.P.C.A کو فون کیا تو انہوں نے معذرت کر لی کہ ہمارے پاس سٹاف کی کمی ہے، چھپکلی کے لئے نہیں آ سکتے۔ آپ اپنے کسی رضا کار سے کہہ دیں۔ بیت میں موجود لوگوں میں سے کسی کو اسے زندہ پکڑنے کی ہمت نہ ہوئی۔ امیر صاحب نے راقم کا ذکر کیا کہ اسے آنے دو وہ افریقہ میں رہ کر آیا ہے وہ ضرور کچھ کر لے گا! جب خاکسار بیت پہنچا تو دیکھا کہ امیر صاحب غسلخانے کے بند دروازے کے سامنے چوکیدار بنے کرسی رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور بعض احباب کو بھی بٹھا رکھا ہے کہ جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا نہ جائیں۔ خدا کے فضل سے امیر صاحب کی امیدوں پہ پورا اترتے ہوئے خاکسار نے ایک خادم کو ساتھ لے کر اس چھپکلی کو، جو کوئی دو فٹ لمبی تھی ایک ترکیب سے گتے کے ایک کارٹن میں داخل ہو جانے پہ مجبور کر دیا اور جلدی سے ڈھکن بند کر کے لے جا کر قریبی جنگل میں چھوڑ دیا۔

امیر صاحب کو ایک طرف اگر نمازیوں کی حفاظت کا خیال تھا تو دوسری طرف یہ فکر بھی لاحق تھی کہ اس بے زبان کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے۔

جانوروں سے آپ کی ہمدردی کا ایک اور واقعہ ہے کہ آپ نے ایک چھوٹی نسل کا کتا حفاظت کی غرض سے پالا ہوا تھا۔ ایک بار کسی کا خوفناک قسم کا بڑا کتا کمپاؤنڈ میں آ گیا اور اس نے امیر صاحب کے کتے کو بھنبھوڑ کر رکھ دیا جس سے اسے ریڑھ کی ہڈی کے آس پاس کافی گہرے زخم آئے۔ فوراً ہسپتال پہنچایا۔ اس کے علاج معالجہ پر آپ نے کافی خرچ برداشت کیا۔ اس کے صحت یاب ہو جانے تک امیر صاحب باقاعدہ اس کی دیکھ بھال کرتے، زخم کی صفائی، مرہم پٹی، نہلانا وغیرہ اور تقویت بخش خوراک کا انتظام، غرض بڑی توجہ سے اس کا خیال رکھا، یہاں تک کہ پوری طرح صحتیاب ہو گیا۔ کہتے تھے کہ اس نے کئی کئی دفعہ ہمیں زہریلے سانپوں کی موجودگی سے آگاہ کیا ہے اور کئی مرتبہ چوروں اور شر پسندوں کو بھاگ جانے پہ مجبور کیا اس لئے اس کا حق بنتا ہے کہ ہم بھی اس کی خدمت کریں اور اس کا خیال رکھیں۔

حسن ظنی

مکرم امیر صاحب ہمیشہ حسن ظن سے کام لیا کرتے اور ممبران جماعت کے بارہ میں مثبت سوچ رکھتے۔

آپ کہا کرتے تھے کہ بعض لوگ میرے پاس آ کر شکایت کرتے ہیں کہ فلاں شخص پاکستان میں تو یوں ہوا کرتا تھا مگر آسٹریلیا آ کر بدل ہی گیا ہے اور وہ پہلے کی طرح مخلص نہیں رہا۔ فرمایا کہ میں انہیں کہتا ہوں کہ کوئی بھی شخص پاکستان سے باہر آ کر بدل نہیں جاتا۔ بدظنی کرنے سے پہلے سوچ لیا کرو کہ اس کے حالات نجانے کیسے ہیں۔ ہو سکتا ہے اسے آٹھ آٹھ دس دس گھنٹے سخت کام کرنا پڑتا ہو اور یہاں تو فیکٹریوں وغیرہ میں کام بھی پھر پورے پورے طریق پر لیا جاتا ہے، پاکستان کی طرح نہیں کہ دفتری اوقات میں گپیں لگ رہی ہوتی ہیں اور ساتھ چائے سگریٹ چل رہی ہوتی ہے اور پھر دوپہر دو بجے کے بعد فارغ! یہاں تو لوگ رات گئے تھکے ہارے کام سے لوٹتے ہیں۔ فرمایا کہ اسی طرح یہاں سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کی پڑھائی بھی بہت سخت ہے۔ آپ لوگوں سے غیر حقیقی یا ناقابل عمل توقعات نہ رکھیں۔

بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت کی تلقین

ایک شخص کے بارہ میں متعدد بار شکایت پہنچی کہ بیوی کی گاہے بگاہے پٹائی کرتا رہتا ہے۔ مقامی صدر حلقہ کو ہدایت کی کہ سختی سے منع کریں اور اگر باز نہیں آتا تو اگلی دفعہ پولیس کو اس کی رپورٹ کریں۔
ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے

غصہ میں آکر اپنی بیوی کو طلاق دی ہے کیا اب رجوع ہوسکتا ہے؟ آپ طلاق کا لفظ سنتے ہی اتنے رنجیدہ ہو گئے کہ شدت جذبات سے چہرہ سُرخ ہوگیا۔ وہ شخص ڈر گیا کہ کہیں امیر صاحب اسے مارنا ہی نہ شروع کردیں ،مگر آپ نے اپنی ناراضگی کا اظہار یوں کیا کہ ایک لفظ کہے بغیر گھر لوٹ گئے اور دروازہ بند کر دیا اس شخص کو اُس کے سوال کا جواب تو بعد میں کہیں اور سے مل گیا مگر امیر صاحب نے جو بات ایک لفظ بھی زبان سے نکالے بغیر اسے سمجھا دی وہ اسے ہمیشہ کے لئے یاد رہ گئی۔

ایک دوست نے بتایا کہ وہ کم عمر تھے اور اپنے خاندان میں سے اکیلے آسٹریلیا آئے تھے۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی اولاد کی طرح ان کا خیال رکھا اور تربیت کی جس کی بدولت بعد میں اچھا ذریعہ روزگار بھی ملا اور مختلف حیثیتوں میں نمایاں جماعتی خدمات بجالانے کی بھی توفیق مل رہی ہے۔

قارئین، بنگال کا وہ نام نہاد ''جادو'' تو مشہور ہے جس سے بیچارے محبوب کو قابو کرنے اور اسے اپنے قدموں میں لا کے ڈھیر کردینے کا دعویٰ کیا جاتا ہے مگر سرزمین بنگال میں جنم لینے والا یہ پیارا وجود تو اپنے حسین اسوہ کے جادو سے اپنے محبوبوں کو خود ان کے اپنے قدموں پہ کھڑا کر دیا کرتا۔ اس کے محبوب تو اس کے قدموں پہ ازخود ڈھیر تھے اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ آپ ایک ایسے ساقی تھے کہ جس پہ اگر سب کی نظر ہوتی تو سب پہ اس کی نظر بھی یکساں پڑ رہی ہوتی۔ وہ جو شاعر نے کہا تھا کہ ؎

پتہ پتہ بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

تو امیر صاحب مرحوم کی ذات والا صفات پہ چسپاں ہوتے اس شعر کا مضمون الٹ ہو جاتا۔ یہاں تو یہ عالم تھا کہ باغ کا پتہ پتہ اور بوٹا بوٹا تو ہمارے حال سے واقف نہ ہو پاتا مگر آپ ضرور ہمارے حالات سے باخبر رہتے اور دل جوئی اور دلبری بلکہ دل لگی بھی فرماتے۔ جی ہاں آپ ہی تو تھے اس باغ کا، یعنی باغ احمد کا ایک ایسا انوکھا گل بلکہ گلاب، ایک سدا بہار گلاب، جس کی حسین یادوں کی مہک انشاء اللہ رہتی دنیا تک باقی اور تروتازہ رہے گی۔

☆............☆............☆

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

رفیق حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت میاں محمد رمضان صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

حضرت میاں محمد رمضان صاحب ولد مکرم میاں بڈھا صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے 1907ء میں حضرت اقدس کی تحریری بیعت کی توفیق پائی اور مئی 1908ء میں حضور کی وفات سے چار پانچ دن پہلے لاہور میں حضرت اقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

آپ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہیں:

''ہمارے گاؤں میں احمدی بہت تھے۔ میں نے جب حضرت مسیح موعود کا ذکر سنا تو دعا کرنے لگا کہ اے اللہ اگر یہ آدمی سچا ہے تو مجھے ماننے کی توفیق دے۔ ایک رات کو جبکہ میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ تو اللہ میاں سے سوال کر کہ اللہ پاک ہے۔ اللہ کی کتاب ہے۔ اللہ کے انبیاء پاک ہیں پھر لوگ مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ میں صبح اٹھ کر میاں صاحب کے پاس گیا (مراد حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب چٹھی مسیح۔ ناقل) کہ میاں جی اللہ پاک ہے۔ اللہ کی کتاب پاک ہے۔ اللہ کے نبی پاک ہیں پھر لوگ مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ بات موٹی بھی ہے اور باریک بھی ہے۔ انبیاء جب دنیا میں آتے ہیں تو لوگوں کو گناہوں سے روکتے ہیں اور لوگ گناہ چھوڑتے نہیں لہٰذا لوگ ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ میں نے کہا میں نے بیعت کرنی ہے۔ انہوں نے کہا بیعت مشکل ہے چندہ دینا پڑے گا اُن کے مطالبہ پر میں نے ۹/ چندہ دیا اور خط لا کر ڈال دیا۔ جبکہ خط کا جواب آیا تو میرا دل اپنے لوگوں سے ہٹ گیا۔ میری اُس وقت دو بیویاں موجود تھیں اور اُس نے کہا تھا کہ میں ساتھ قادیان جاؤں گی مگر وہ وہیں فوت ہوگئی اور پانچ بھائی۔ پھر تو میرا جسم وہاں تھا اور دل قادیان میں تھا۔ میں کوشش کررہا تھا کہ جس طرح ہو میں قادیان پہنچ جاؤں۔ بیعت کے چھ ماہ کے بعد جبکہ لاہور میں آخری جلسہ (مراد حضرت اقدس کا آخری سفر لاہور۔ ناقل) ہونے لگا ہم نے سمجھا کہ یہ اچھا موقعہ ہے۔ ہم لاہور آئے ...... جب کہ ہم مسیح موعود کی زیارت کر کے واپس چلے گئے تو چوتھے دن شام کو ہمارے پاس ترگڑی میں سیالکوٹ کا کوئی آدمی پہنچا اور کہا کہ حضرت مسیح موعود فوت ہوگئے اور قادیان لے گئے اور ہم نے کہا کہ آپ کیوں ساتھ نہیں گئے تو کہنے لگا کہ میں ایک ماہ قادیان رہا ہوں اور لاہور میں بھی مجھ سے خرچ بہت ہوگیا اس واسطے میں واپس جارہا ہوں اور قادیان نہیں گیا۔ اس طرح اس نے یہ بھی کہا کہ لاہور میں مخالفت بہت ہوگئی ہے ہمیں تکلیف بہت ہوگئی اور میں نے کہا کہ اب میرا گزارہ ان لوگوں میں نہیں ہوسکتا، میں نے مکان بیچا اور قادیان چلا آیا۔''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 145-146)

آپ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت مصلح موعود نے بیت فضل لندن کے لیے چندہ کی تحریک فرمائی تو میں نے 100 روپے چندہ ادا کیا۔

آپ قادیان ہجرت کر کے آئے تو پہلے اپنی دکان چلاتے رہے۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصی (وصیت نمبر 4539) تھے۔

آپ کی وفات پر محترم سید علی احمد صاحب نے آپ کے مختصر حالات زندگی شائع کراتے ہوئے لکھا:

مرحوم رفقاء میں سے تھے اور ایک لمبے عرصہ سے ہجرت کر کے قادیان میں رہتے تھے۔ میری ان کی واقفیت 25-1924ء میں ہوئی وہ اس وقت پرچون کی دکان کرتے تھے۔ آپ تہجد بالالتزام پڑھا کرتے اور باوجود ان پڑھ ہونے کے (دعوت الی اللہ) کرتے رہتے۔ **پچاس سال کے قریب عمر ہونے پر قرآن شریف اور اردو پڑھنا شروع کیا۔ گاہکوں سے سبق لے لیتے، بعض غیر اس پر طنز کرتے لیکن انہوں نے باقاعدہ اپنی تعلیم کو جاری رکھا اور آخر کامیاب ہوگئے۔** نماز باجماعت کے بے حد پابند تھے۔ حضرت مسیح موعود اور (خاندان) خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے غایت درجہ محبت وعشق رکھتے تھے۔ غرباء مہاجرین سے بہت ہمدردی کرتے اور انہیں تسلی دیتے اور توکل سکھاتے اور اپنا ذکر سناتے اور قرض سودا دے دیتے بحالیکہ ان کو ظاہر حالات پر نظر رکھتے ہوئے علم ہوتا کہ وصولی مشکل ہے۔

فتنہ مستریاں کے زمانہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا حفاظتی پہرہ دینے کا کام انہوں نے اپنے ذمہ لیا۔ جس کو انہوں نے ہر حالت میں ادا کیا اور کبھی کسی کو بتایا یا جتایا تک نہیں اور جب تک موجودہ انتظام نہ ہوا اور ان کو تسلی نہ ہوئی، برابر محراب کے باہر کھڑکی کے پاس گرمیوں میں بھی دھوپ میں کھڑے رہ کر بارہ بجے سے اختتام صلوٰۃ جمعہ تک پہرہ دیتے رہتے۔

سلسلہ کے نظام کا احترام اور احکام کی پابندی ہر حالت میں کرنا اپنا فرض سمجھتے۔ بعض لوگوں کے ذمہ ان کا قرض بڑی مقدار میں رہ گیا تب بھی نظام سلسلہ کے ماتحت اپنے دعوے پیش کئے۔ عدالت میں نہیں گئے۔ جب کوئی صورت نہ رہی یعنی تمام پونجی جو کئی سو تک پہنچتی تھی قرض داروں کے پاس چلی گئی تو دکان بند کرنے پر مجبور ہوگئے۔

بعض بزرگان سلسلہ کے گھر کا کام کر کے گزر اوقات کرتے رہے لیکن آخری دم تک سلسلہ کے نظام کی پابندی کرتے رہے اور احترام سلسلہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ بالآخر جناب ناظر صاحب ضیافت کے سپرد اپنے آپ کو کر کے خدمت کرتے رہے۔

گزشتہ مشاورت کے بعد بیمار ہوکر نور ہسپتال میں داخل ہوئے اور 2 مئی 1938ء صبح 4 بجے یوم دوشنبہ کو انتقال کر گئے۔''

(الفضل 17 مئی 1938ء صفحہ 9)

☆............☆............☆

لمحہء وصل

اک خواب سی وہ دید تھی اس پُر جمال کی
مجھ کو عطا ہوئی جو گھڑی تھی وصال کی

تھا کاروانِ شوقِ زیارت مرا وجود
اشکوں کی پالکی میں تھی دلہن خیال کی

میں تشنہ روح، تشنہ جاں، پیاسا تھا دید کا
بارش تھی اس کی اک نظر آبِ زلال کی

وہ بھی تھا التفات کا بادل چڑھا ہوا
ہم نے بھی خوب فصلِ دل و جاں نہال کی

وہ نور نور چہرہ، وہ آنکھیں حیا حیا
پرچھائیں ہے اُس عکسِ رخِ ذوالجلال کی

ہر لفظ تھا گلاب تو ہر بول بوستاں
مہکی تھی بات بات میں خوشبو کمال کی

پُر سوز و دلگداز ہیں اس کی قراءتیں
اک لحنِ دلربا ہے نوائے بلال کی

دل نے سنبھال رکھی ہے وہ اک نگاہِ مست
ہم نے وہ ایک پل کی لقاء لازوال کی

اُس پہ خدا کا سایۂ رحمت رہے سدا
آئے کبھی نہ کوئی گھڑی بھی ملال کی

ضیاء اللہ مبشر

مکرم عارف محمود شہزاد صاحب

لوکوسا ریجن بینن میں بیت الذکر کا افتتاح

14 جون 2014ء کو خاکسار کو اپنے ریجن میں ایک خوبصورت بیت الذکر کا افتتاح کروانے کا موقعہ ملا۔ یہ بیت الذکر ریجن لوکوسا (Lokossa) میں لوکوسا شہر سے تقریباً 65 کلومیٹر دور ایک گاؤں بوزومے (Gbozoume) میں تعمیر کروانے کی سعادت ملی ہے۔

اس گاؤں میں پہلی بار دعوۃ الی اللہ کا پروگرام مورخہ 6 جولائی 2008ء میں ہوا اور مکرم جمیل احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ اور ایک معلم صاحب مکرم جوگو بینن صاحب نے دعوۃ الی اللہ کی۔ جس کے نتیجہ میں 48 افراد نے بیعت کی اور چند ماہ بعد ان شاملین نے دوبارہ (دعوت الی اللہ) کرنے کی درخواست کی، چنانچہ 29 مئی 2009ء کو اس گاؤں میں دوبارہ (دعوت الی اللہ) کی گئی۔ جس کے نتیجے میں اس جماعت میں احمدی احباب کی تعداد 125 افراد ہوگئی اور اس حلقہ کے لوکل مشنری مکرم منئی کریم صاحب نے ان افراد کے ساتھ مل کر ایک ہفتہ وار تربیتی کلاس کا پروگرام ترتیب دیا اور مسلسل اس گاؤں میں کلاس لیتے رہے چنانچہ نومبر 2009ء میں اس جماعت میں نظام جماعت قائم کیا گیا اور ان افراد کی لوکل عاملہ بنائی گئی، اس سے قبل نمازوں کی ادائیگی اور کلاسز کے لئے ایک خادم مکرم Kodegnon Vincent صاحب کے گھر میں نماز سنٹر قائم کیا گیا اور کلاسز ہوتی رہیں اور جب نظام جماعت کے تحت صدارت کا قیام ہوا تو نماز سنٹر صدر صاحب جماعت کے گھر میں ان کے صحن میں وقار عمل کر کے قائم کیا گیا جہاں نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کلاسز بھی باقاعدہ ہوتی رہیں اور مالی قربانی اور عبادات کی طرف افراد جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہی چنانچہ اس دوران ایک فیملی جس کا نام بالو (Ballo) ہے نے اپنے ایک بچے کو جس کا نام عزیزم مکرم بالو عثمان صاحب ہے کو وقف کیا جو کہ آج کل جامعۃ المبشرین گھانا میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

اس جماعت نے ان چند سالوں میں محض خدا کے فضل سے اخلاص اور وفا میں ترقی کی نمازوں میں باقاعدگی دکھائی اور مالی قربانی اور جماعتوں میں حصہ لیتے رہے چنانچہ آج اللہ کے فضل سے اس جماعت میں ایک چھوٹی سے خوبصورت سی بیت الذکر بنا کر اس کے افتتاح کا موقعہ ملا اس بیت الذکر کے لئے جگہ بھی اسی گاؤں کی طرف سے جماعت کو دی گئی ہے یہ جگہ جس کا رقبہ 400 مربع میٹر ہے مکرم Holou Joseph صاحب نے عطیہ کی ہے اور اس کے تمام کاغذات جماعت کے نام ہو چکے ہیں اس بیت الذکر کی عمارت 8 میٹر چوڑی اور 10 میٹر لمبی ہے، جس کے سامنے کی طرف دو نو، نو میٹر کے مینار بنائے گئے ہیں۔

بیت الذکر کے افتتاح کے لئے امیر صاحب بینن محترم رانا فاروق احمد صاحب ایک وفد کے ہمراہ تشریف لائے۔

افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز دو پہر ساڑھے بارہ بجے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ قصیدہ حضرت مسیح موعود کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے جانے کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت بوزومے (Gbozoume) نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے بعد اس گاؤں کے چیف صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ میں (دین) کو اچھا مذہب نہیں سمجھتا تھا میرے خیال میں (دین) ایک شدت پسند اور دہشت گردی کا مذہب تھا لیکن جب سے جماعت احمدیہ ہمارے گاؤں میں آئی ہے اور اس کے ذریعہ دینی تعلیم دیکھی ہے تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ (دین) تو ایک بہت ہی پیارا اور امن اور بھائی چارے کا مذہب ہے اور ساتھ ہی انہوں نے اپنی جماعت میں MTA لگانے کی بھی درخواست کی اس کے بعد ایک قریبی جماعت فافے ہوئے (Fafehoue) کے صدر صاحب نے اپنے خیالات کا اس طرح اظہار کیا کہ ہم لوگ گمراہی میں زندگیاں گزار رہے تھے جماعت احمدیہ نے ہم کو نہ صرف روشنی دی بلکہ جینے کا مقصد بھی دیا اور جب سے ہم نے بیعت کی ہے ہم نے خود میں بہت سی تبدیلیاں دیکھی ہیں اور جماعت کے ذریعہ اپنے پر ہونے والی برکات کا ذکر کیا اس کے بعد مکرم نائب امیر صاحب اول مکرم بکری مصلح صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے خطاب کیا۔ اس کے بعد آپ نے فیتہ کاٹ کر بیت الذکر کا افتتاح کیا اور نمازیں ظہر وعصر باجماعت پڑھائیں۔

نمازوں کے بعد تمام شاملین کو کھانا پیش کیا گیا اس تقریب میں گیارہ جماعتوں کی نمائندگی ہوئی اور کل 325 افراد مرد وزن شامل ہوئے۔ نیز اس بیت الذکر کی تعمیر کے دوران اس جماعت کے خدام انصار اور لجنہ کے ساتھ اطفال الاحمدیہ نے بھی بہت سارے وقار عمل کئے۔ بیت الذکر کی بنیادوں کی کھدائی سے لے کر تعمیر کے دوران استعمال ہونے والا پانی اور چھت کے لکڑی گاؤں والوں نے مہیا کی، اللہ تعالیٰ ان سب خدمت کرنے والے افراد کو خود اپنی جناب سے اس کی جزاء دے اور ان کے ایمان واخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین

☆......☆......☆

مکرم خادم حسین صاحب

میں نے سگریٹ نوشی کیسے چھوڑی

خاکسار 35 سال سے سگریٹ نوشی کا عادی تھا، مگر اب اس سے شدید نفرت ہو چکی ہے۔

میں جب سکول جایا کرتا تھا تو سگریٹ ساتھ لے کر گھر والوں سے نظر چرا کر لے جاتا۔ گاؤں یا ڈیرہ میں ابو امی کے علاوہ کوئی روکنے والا نہیں تھا بلکہ حقہ تیار کرنے کی تربیت دی جاتی تھی اگر حقہ کی تیاری میں کوئی غلطی ہو جاتی تو طعنہ سننا پڑتا۔

تمباکو بونے کے لیے اچھی اور اعلیٰ قسم کی زمین تیار کی جاتی اگر کبھی اپنی فصل اچھی نہیں ہوتی تو اچھی اعلیٰ قسم کا تمباکو منگوایا جاتا کیونکہ تمام چچا تایا اور ابو حقہ پیتے تھے۔ بیٹھک ڈیرہ میں آدھی آدھی رات تک حقے کا طواف کرتے رہتے۔

نماز کسی کو نہیں آتی ہے پڑھی ہے یا نہیں پڑھی کسی کو کوئی سروکار نہیں ہے ماں باپ چائے کی طرح کش پے کش لگائے جا رہے ہیں گاؤں میں کوئی وفات پا جائے تو اس ماتمی صف پر سب سے زیادہ رش ہوتا جس کے حقے میں زیادہ کڑوا تمباکو ہوتا دیکھنے والے کو یہی محسوس ہوتا تھا کہ مرنے والے سے زیادہ حقے سے محبت ہے جو آدمی سگریٹ حقہ نہیں پیتا اور دوسرے سے الگ بیٹھتا ہے اس کی طرف ایسے دیکھا جاتا تھا جیسے گاؤں کا چوڑا، کمّی بیٹھا ہوتا ہے۔

خاکسار سکول سے لے کر جہاں جہاں بھی ملازمت کیلئے رہا ہے سگریٹ پینے کی پریکٹس جاری رہی جس سے کئی لوگوں کو برا مناتے دیکھا اپنے بچے قریب بیٹھنے کو تیار نہیں ہوتے بیگم صاحبہ نے کئی دفعہ سگریٹ توڑے، ہم نے کئی دفعہ سگریٹ توڑ کر پھینک دیئے لیکن ایک، دو ماہ بعد پھر شروع کر دیتے۔

آخر ایک وقت آیا مجھے لندن جانا پڑا وہاں سگریٹ مہنگا ہے لیکن چھوڑنا تو دور کی بات ہم کم بھی نہ کر سکے۔ میرے زیادہ سگریٹ پینے یا مستقل پیتے رہنے سے میں خود بہت پریشان تھا سانس میں تکلیف، دوڑنا تو دور کی بات تیز چلنا بھی مشکل ہو جاتا، سانس پھول جاتی، ڈرائیونگ کر رہے ہیں تو زندگی داؤ پہ لگا دیتی ہے مگر سگریٹ نہیں پھینکی کوئی جماعتی پروگرام ہے تو جان نکلنی شروع ہو جاتی ہر پروگرام جتنا بھی روحانیت اپنے اندر رکھتا ہوتا مصیبت لگنے لگتا، ڈیوٹی دینا روحانی سکون کے بجائے مصیبت لگتا ڈیوٹی پر اپنی جگہ دوسرے کو کھڑا کرنا، سگریٹ کے لیے لمبے کش لینا، سگریٹ نے مجھے روحانیت سے دور کر دیا۔

علاج کروانا تو دور کی بات سُن کر ہی خوف آتا تھا " 2006ء کو خاکسار کو جامعہ احمدیہ لندن میں خدمت کا موقع ملا یہ جامعہ نیا نیا بنا تھا۔ COLLIERS-WOOD لندن میں سن رائز سکول خرید کر اس کو جامعہ بنایا گیا۔

خاکسار پانی بجلی گیس کمپیوٹر وائرنگ کا کام جانتا تھا اس کو دیکھ کر امیر صاحب اور پرنسپل صاحب نے خدمت کا موقع دیا۔

خاکسار سگریٹ سموکر تو تھا ہی لیکن جامعہ احمدیہ میں ڈیوٹی اور ڈیوٹی کے علاوہ بھی سگریٹ پینا گناہ سمجھتا تھا سگریٹ پینے کے لیے دور ایک مارکیٹ کے بس سٹاپ شیلٹر یا COLLIERS-WOOD ٹیوب ٹرین سٹیشن پر جاتا تھا۔

مسواک کرنی اور پھر جامعہ جانا، خاکسار عصر کی نماز کیلئے 15 جنوری 2006ء کو بیسن پر کھڑا وضو کر رہا تھا ساتھ والے بیسن پر ایک لڑکا احمد یحییٰ باجوہ جرمنی سے آ کر جامعہ میں داخل ہوا تھا کھڑا وضو کر رہا تھا کہنے لگا انکل آپ سگریٹ پی کر آئے ہیں میں نے کہا ہاں آپ کو کیسے پتہ چلا آپ سے خوشبو آ رہی تھی بدبو انہوں نے اس لیے نہیں کہا کہ مجھے برا نہ لگے۔

بس کیا تھا اللہ کریم سے اسی نماز میں دعا کی التجاء کی یا اللہ یہ اٹھائیس (28) بچے جن کو خلیفۃ اللہ ہر وقت دعاؤں میں یاد رکھتا ہے اور اپنی اولاد کہتا ہے یا اللہ اگر میری کسی بھی حرکت سے کسی بچے نے غلط اثر لیا تو خادم حسین اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکے گا اے اللہ مجھے اس لعنت سے چھٹکارا دے دے میں آئندہ سگریٹ نہیں پیوں گا خواہ کچھ بھی ہو جائے اے اللہ مجھے نفرت ہو جائے سگریٹ سے! اس کے بعد 15 جنوری 2006ء سے لے کر آج تک اتنی سگریٹ سے نفرت ہے جس طرح دعا میں مانگی تھی۔

کسی لڑکے نے جا کر پرنسپل صاحب کو بتایا کہ احمد یحییٰ باجوہ نے بہت اچھا کام کیا ہے انہوں نے مجھے ہال میں بلوایا پوچھا کہ تم سگریٹ پیتے تھے کبھی دیکھا نہیں جب میں نے ان کو بتایا کہ 35 سال کا سگریٹ سموکنگ کا تجربہ رکھتا ہوں تو حیران ہوئے یقیناً میرے اس فیصلہ پر ثابت قدمی کے لیے دعا بھی کی ہوگی اور یقیناً اللہ نے سنی بھی ہے۔

آج وہ 28 بچے کی کلاس شاہد کی ڈگری لے کر فیلڈ میں جا چکے ہیں۔ جب بھی ان مربیان کا ٹور ربوہ آتا ہے خاکسار سے اکثر ملنے دکان پر آتے ہیں اور پتہ چلنے پر خاکسار بھی ملنے جاتا ہے پہلا سوال یہ ہوتا ہے آپ نے سگریٹ پھر تو شروع نہیں کر دیئے۔

اللہ کے فضل وکرم سے آج آٹھ سال ہو چکے ہیں سگریٹ نہیں پی اور نہ ہی ضرورت محسوس ہوئی اس بات کی بھی تسلی ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ سے صدق دل مانگو تو ضرور دعاؤں کو سنتا ہے۔

مکرم محمد افضل متین صاحب

ہومیوپیتھی ایک پُراثر، مفید اور سستا ذریعہ علاج

اہم معلومات اور چند آزمودہ اور مؤثر دوائیں

شافی خدا شفا دینے والا ہے اور شفا کے لئے مختلف ذریعہ علاج ہیں۔ ہومیوپیتھی ایک بہترین ذریعہ علاج ہے۔ یہ دکھی انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے۔ کیونکہ یہ سستا ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت پُراثر ذریعہ علاج ہے۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء نے اس ذریعہ کو استعمال میں لا کر بھی لاکھوں لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ بیشمار واقعات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ''ہومیوپیتھی علاج بالمثل'' میں تحریر ہیں ان میں بعض کیسز (Cases) تو ایسے بھی ملتے ہیں کہ بعض مریضوں کو بالکل لاعلاج قرار دے دیا گیا یا بعض کے آپریشن تجویز کئے گئے مگر ہومیوپیتھی سے علاج کے بعد شفا کے حیران کن معجزات ظاہر ہوئے ہیں۔

اعصابی نظام

ہومیوپیتھی انسان کے اعصابی نظام کے ذریعہ متعلقہ بیماری کو ختم کر دیتی ہے اور عارضی بیماریاں چند ایک خوراکوں کے استعمال سے ہی دور ہو جاتی ہیں۔ مگر پرانی اور گہری بیماریوں کے لئے علاج قدرے لمبا کرنا ہوتا ہے۔

تشخیص کی اہمیت

کسی بھی مرض کو پہچاننے کو تشخیص کہا جاتا ہے۔ مریض جس قدر علامات واضح کرتا ہے اتنی ہی جلدی معالج مرض تک پہنچ پاتا ہے اور کوئی نسخہ تجویز کر سکتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں مریض کی علامات کو بہت اہمیت حاصل ہے جس قدر تشخیص درست ہوگی اسی قدر نسخہ بھی صحیح تجویز ہوگا اور جلد شفا مل جائے گی۔

خود تشخیص کر کے علاج کر سکتے ہیں

متفرق ہومیوپیتھی جنرل سٹورز اور لائبریری سے ایسے کتابچے اور کتب میسر ہیں جن میں مختلف امراض کے نسخہ جات تحریر ہوتے ہیں تفصیلی مطالعہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل کافی مفید ہے۔ آپ کے آزمودہ نسخوں پر مشتمل کتابچہ بالمثل علاج یعنی ہومیوپیتھک نسخہ جات بھی کافی مشہور و معروف ہے۔

ہومیوپیتھی بریف کیس

ڈاکٹر حضرات اور بعض جماعتی ادارہ جات مثلاً (دفتر وقف جدید) وغیرہ نے احباب جماعت کے لئے ایسے بریف کیس تیار کئے ہیں جن میں تمام اہم نسخہ جات اور ادویات موجود ہوتی ہیں مثلاً سر درد ہے تو اس کا نسخہ نمبر کے حساب سے ہوگا پیٹ میں خرابی ہے تو وہ بھی نمبر کے حساب سے پڑا ہوگا اسی طرح روزمرہ ہونے والی تمام بیماریوں کے بنیادی نسخہ جات سے مزین بریف کیس کی سہولت سے مستفید ہو کر خود بھی اپنا علاج کر سکتے ہیں۔

دوا کی مفید شکل

ہومیوپیتھی میں دوا کی مختلف شکلیں ہیں دوا گولیوں پر چھڑک کر یا چند گھونٹ پانی میں چند قطرات دوا مکس Mix کر کے لینے کا طریقہ بے حد مفید ہے۔ چھوٹے بچوں کو چھوٹی طاقت کے سیرپ یا گولیاں پیس کر دوائی استعمال کروانا چاہئے۔

ہومیوپیتھی دوا لینے کا وقت

ہومیوپیتھی دوا صبح صبح نہار منہ یا شام کو لینا مفید ہے رات سوتے وقت بھی لی جاسکتی ہے عام اصول کے مطابق کھانے سے آدھ گھنٹہ پہلے یا کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد میں بھی لی جاسکتی ہے۔ بہر حال خالی پیٹ زیادہ اثر دکھاتی ہے۔

ہومیوپیتھی دوا کی مقدار

دوا کی مختلف طاقتیں ہیں طاقت کو پوٹینسی بھی کہتے ہیں۔ 6x سب سے چھوٹی طاقت ہے یہ زیادہ تر بچوں کے لئے مفید ہے دن میں تین مرتبہ بھی استعمال کروا سکتے ہیں۔ 30 طاقت کی دوا دن میں ایک سے تین مرتبہ 200 طاقت دن میں ایک خوراک لے کر اگلے دن وقفہ کرنا چاہئے۔ 1000 طاقت ہفتہ میں اور ایک لاکھ طاقت مہینہ یا لمبے عرصہ کے بعد استعمال کرنی چاہئے۔ البتہ ڈاکٹرز حضرات مرض کی نوعیت پر دوا کی مقدار یا اوقات بڑھا بھی سکتے ہیں۔

وقفہ کا اصول

ہومیوپیتھی دواؤں کے اثرات گہرے ہوتے ہیں مسلسل استعمال سے معدہ یا اعصاب متاثر ہو سکتے ہیں اس لئے صحت ہونے کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ اس کے کھانے میں وقفہ بڑھاتے جائیں یعنی جو دوا پہلے دن میں تین مرتبہ لیتے تھے وہ پھر دو مرتبہ لیں پھر چند دن بعد ایک مرتبہ لیں پھر کچھ دن بعد ایک دن کا وقفہ پھر دو دن کا اسی طرح وقفہ بڑھاتے جائیں اور پھر آخرکار ترک کر دیں۔

بچوں کو بچائیے

بعض مائیں یا گھرانہ کے افراد بچوں کی ضد پر چپ کرانے کے لئے اپنی دوائی میں سے چند گولیاں یا شیشی دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میٹھی گولیاں ہی تو ہیں۔ بیشک بچوں کے لئے یہ میٹھی گولیاں ہیں۔ چونکہ اس میں آپ کی دوا بھی ملی ہوئی ہے اس لئے ممکن ہے وہ بچے پر اثرات چھوڑ جائے۔

ہومیوپیتھی میں پرہیز کی اہمیت

کسی بھی طریقہ علاج میں پرہیز کی بہت اہمیت ہے معالج دوا کے ساتھ جن اشیاء کے استعمال سے پرہیز کی نصیحت کریں ان سے پرہیز ہی کرنا چاہئے اس طرح سے جلد اور مکمل شفاء ہونے کے قوی امکانات ہیں۔ اگر دوائیں کھاتے جائیں اور پرہیز نہ کریں تو خاطر خواہ نتائج نہیں نکلیں گے یا بیماری عود کر آئے گی یعنی واپس بھی آسکتی ہے۔

ہومیوپیتھی معاون ومدد

ایلوپیتھی ہو یا یونانی ہومیوپیتھی ادویات بطور معاون استعمال کروائی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی کو چوٹ لگی ہے تو وہ مرہم پٹی کروانے کے ساتھ ساتھ آرنیکا دوائی بھی لے سکتا ہے کیونکہ آرنیکا چوٹوں کی بہترین دوا ہے۔ ہومیوپیتھی لینے سے پہلا علاج جو بھی چل رہا ہو اس کو بالکل بھی متاثر نہیں کرتی بلکہ جلد شفاء لانے میں معاون ومدد ہے۔

امراض کی مختلف وجوہات

انسانی جسم میں مختلف زائد مواد کا جمع ہو جانا، کثرت اکل و شرب، صفائی کا فقدان، ڈپریشن، صدمہ، بے وقت کھانا کھانا، سونا، جاگنا، طبیعت کے برخلاف غذا اور زیادہ مرغن اور مصالحہ دار اشیاء کا زیادہ استعمال ہے اس کے علاوہ یہ بھی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بھوک رکھ کے کھانا کھائیں مراد یہ ہے کہ جب بھوک رکھ کر اور وقت پر کھانا کھائیں گے تو زائد مواد نہ بڑھ سکے گا نیند بھی آئے گی سوچ بھی بحال ہوگی زندگی میں ترتیب کی اہمیت کا پتہ چلے گا غرضیکہ بیسیوں فوائد ہیں۔ پس بظاہر تو یہ رسول اللہ ﷺ کا مختصر فقرہ ہے لیکن اس ایک فقرہ میں انسانی صحت کا راز ہے جب طبیعت کے اندر نفاست ہوگی تو وہ بیرونی طور پر بھی صفائی کا خیال رکھے گا۔ رمضان کا مہینہ انسانی صحت کے راز ہی کی نشاندہی کرتا ہے۔ قرآن پاک نے بھی فرمایا ہے کہ طیب کھاؤ یعنی جو پاکیزہ ہو یعنی جو طبیعت کے موافق ہو جو چیز کھا کر طبیعت ہی پلٹ جاتی ہے اس کے کھانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ شیطان تو اس راہ سے بھی لاکھوں انسانوں کو ہلاک کر چکا ہے۔ اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

چند ادویات کے مفید نتائج

ہومیوپیتھی ادویات کئی امراض کے لئے استعمال ہوتی ہیں مثلاً

آرنیکا: زخموں یا چوٹوں کو آرام دیتی ہے تو تھکن کو بھی دور کرتی ہے۔ چک وغیرہ پڑ جائے تو اس کے لئے بھی مفید ہے اس طرح ہر دوائی کئی کئی امراض کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ آپس میں ملا کر نسخہ جات بھی تیار کئے جاتے ہیں لیکن ہر دوائی کے چند خاص فوائد بھی ہوتے ہے۔ درج ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

آرسینک: نیند نہ آئے، طبیعت میں بے چینی ہو سکون حاصل کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

ایسڈ فاس: بالوں کے لئے زیادہ تر استعمال ہو سکتی ہے باریک بالوں کو موٹا کرنے بالوں کو دوبارہ پیدا کرنے اور بالوں کو کالا کرنے کے لئے مشہور دوا ہے۔

ایپس: کسی چیز بھڑ، شہد کی مکھی وغیرہ کے کاٹنے پر دی جاتی ہے۔

ایکونائٹ: اچانک آنے والی بیماریاں نزلہ زکام بخار دیگر امراض کے لئے اچھا اثر دکھاتی ہے۔

بیلاڈونا: سر درد کے لئے بے حد مفید ہے۔

بیسیلینم: بخاروں کی بنیادی دوا ہے۔ برائی اونیا ملا کر دیں تو زیادہ مفید ہے۔

برائی اونیا: خشکی دور کرنے اور قبض وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

کاربوویج: گیس کے لئے چوٹی کی دوا ہے۔

کیمومیلا: بچوں کے چڑ چڑا پن، ضدی اور زیادہ رونے والے بچوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

چائنا: ملیریا بخار کے بعد استعمال کروانے سے بعد کے اثرات سے بچ سکتے ہیں۔

کالی فاس: یادداشت کے لئے بہترین دوا ہے۔

مرک سال: دانتوں میں خون آنے مسوڑھے خراب ہوں یا دانت گرتے ہوں مرک سال مفید ہے۔

نکس وامیکا: قبض اور پیٹ کے امراض کے لئے مفید ہے اگر نیند نہ آئے تو 30 طاقت دینے سے نیند آجاتی ہے۔ 200 طاقت سے نیند اڑ جاتی ہے۔

پلسٹیلا: امراض نسواں اور پیدائش آسان ہونے اور عورتوں کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے 30 طاقت میں کبھی کبھی استعمال کرواتے رہیں۔

سورائینم: ریشہ نزلہ زکام و دیگر رطوبات کو باہر نکالنے کے لئے مفید ہے۔

سلفر: یہ دوا انسان کی قوت مدافعت کو بڑھاتی ہے۔ سلفر ایسی دوا ہے جو کسی بھی مرض کے لئے دی جاسکتی ہے۔

سلیشیا: پھوڑے پھنسیاں اور جسم میں کوئی سوئی، کانٹا داخل ہو تو اس کو نکالنے کے لئے کم طاقت میں دینا مفید ہے۔

آرم میور: آرم میور نرینہ اولاد کیلئے مشہور ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ از صفحہ 1 پریس ریلیز

جن کی حالت سیریس (Serious) تھی ان کو ہسپتال بھی شفٹ کیا جارہا ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ ہماری روایت رہی ہے کہ جب بھی آزمائش کا وقت آیا جماعت احمدیہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ہم وطنوں کی مدد کے لئے ہمیشہ آگے بڑھی ہے۔خواہ سیلاب آئے یا زلزلہ ،وبائیں پھیلیں یا خوراک کا بحران درپیش ہو ہر احمدی ہم وطن پاکستانیوں کی مشکل دیکھ کر نہ صرف مضطرب ہوتا ہے بلکہ آگے بڑھ کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ خدمت کے اسی جذبہ کے تحت حالیہ سیلاب میں بھی احمدی اپنے ہم وطنوں کی مدد کیلئے میدان عمل میں مصروف ہیں۔

بقیہ از صفحہ 7 ہومیوپیتھی علاج

تحدیث نعمت کے لئے تحریر ہے کہ خاکسار کو گزشتہ گیارہ سالوں کے دوران 17 ہزار سے زائد مریضوں کو مندرجہ بالا نسخہ جات اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے آزمودہ نسخہ جات سے علاج معالجہ کی توفیق ملی اور 95 فیصد کامیابی دیکھی۔ اس کے علاوہ جس قدر مطالعہ اور تجربہ بڑھتا ہے اس قدر مریض اور معالج شفاء کے عظیم معجزات دیکھیں گے۔آج کے مہنگائی کے دور میں یہ سستا ترین علاج ہے اور احمدیہ سنٹرز اور معلمین وقف جدید تو اسی سلسلہ میں خدمت انسانیت کے جذبہ کے تحت مفت علاج کر کے لاکھوں انسانوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دکھی انسانیت کو اس طریقہ علاج سے بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔مریضوں کو کامل شفاء عطا فرمائے اور معالجین کو اجر عظیم سے نوازے۔آمین

کرہ ارض سے متعلق
بنیادی اعداد و شمار

زمین وہ سیارہ ہے جہاں آبادی ہے اور یہ سیارہ اپنے اندر بے شمار معلومات اور حیرتوں کو سموئے ہوئے ہے۔کرہ ارض کے متعلق چند اہم معلومات درج ذیل ہیں۔

سورج سے فاصلہ 14 لاکھ 98 ہزار کلومیٹر

چاند سے فاصلہ 3 لاکھ 84 ہزار 3 سو 99 کلومیٹر

سورج کے گرد چکر 365 دن 5 گھنٹے 48 منٹ اور 46 سیکنڈ

محور کے گرد گردش 23 گھنٹے 56 منٹ اور 4.1 سیکنڈ

سورج کے مدار میں رفتار 29.8 کلومیٹر فی سیکنڈ،جبکہ 107280 کلومیٹر فی گھنٹہ

سطح کا درجہ حرارت کم سے کم منفی 70 ڈگری اور زیادہ سے زیادہ 57 ڈگری سینٹی گریڈ

خط استواء پر محیط 40 ہزار کلومیٹر

زمین پر واقع براعظموں کی تعداد سات (ایشیا افریقہ ،شمالی امریکا ،جنوبی امریکا ،انٹارکٹیکا ،یورپ اوشینا)

زمین پر واقع سمندر پانچ (بحرالکاہل، بحراوقیانوس ،بحرہند ،بحرمنجمد شمالی ،بحرجنوبی)

زمین کی سطح کا رقبہ 510 ملین مربع کلومیٹر

کل وزن 59 ہزار 7 سو 60 ملین ٹن

کرہ ارض کی مجموعی آبادی 7 ارب 90 کروڑ بمطابق 2000ء

سب سے بڑا ملک بلحاظ رقبہ روس (Russia) کل زمینی رقبہ 17,075,200 مربع کلومیٹر یہ یورپ اور ایشیا دونوں براعظموں میں واقع ہے۔

سب سے بڑا ملک بلحاظ آبادی چین (ایشیا) کل آبادی 1 ارب 30 کروڑ کے قریب (بمطابق 2010ء) دنیا کی آبادی کا 16 فیصد۔

سب سے چھوٹا ملک بلحاظ رقبہ ۔ یورپ میں واقع ویٹی کن سٹی (Vatican City) کل رقبہ 0.44 مربع کلومیٹر

سب سے چھوٹا ملک بلحاظ آبادی ۔ ویٹی کن سٹی 2001ء کی مردم شماری کے مطابق پورے ملک کی مجموعی آبادی ایک ہزار (1000) افراد پر مشتمل ہے۔

سب سے بڑا شہر ، جاپان کا دارالحکومت ٹوکیو آبادی تقریباً 3 کروڑ (بمطابق 2010ء)

سب سے لمبا دریا ۔ دریائے نیل (افریقہ) لمبائی 6695 کلومیٹر

سب سے بڑی جھیل ۔ بحیرہ کیسپین (Caspian) کل رقبہ 371000 مربع کلومیٹر ایشیا اور یورپ کی سرحد پر واقع ہے۔

سب سے بڑا صحرا ۔ صحرائے اعظم (افریقہ) کل رقبہ 94 لاکھ مربع کلومیٹر ہے۔

سب سے اونچا مقام ۔ نیپال میں واقع ماؤنٹ ایورسٹ بلندی 29035 فٹ

سب سے گہرا مقام ۔ مغربی بحرالکاہل میں واقع ماریانا ٹرنچ (Mariana Trecnh) گہرائی 36 ہزار 1 سو 98 فٹ یعنی 11 کلومیٹر کے قریب ہے۔

سب سے بڑا جزیرہ ۔ گرین لینڈ (Greenland) رقبہ 2,175,600 مربع کلومیٹر

نمایاں مذہب ۔ عیسائی 25 فیصد ، اسلام 20 فیصد ، ہندو 10 فیصد، قدیم چینی 9 فیصد ، بدھ مت 6 فیصد، دیگر 10 فیصد

نمایاں زبانیں ۔ انگریزی 23 فیصد، چائنیز 19 فیصد، ہندوستانی (بشمول اردو) 17 فیصد، فرنچ 8 فیصد ، ہسپانوی 8 فیصد ، عربی 7 فیصد ، بقایا 18 فیصد۔

(100 عظیم مہم جو صفحہ 660-661)

(مرسلہ: مکرم ندیم احمد فرخ صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب 12 ستمبر

طلوع فجر	4:27
طلوع آفتاب	5:48
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	6:21

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

12 ستمبر 2014ء

6:35 am	حضور انور کا اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2014ء
7:50 am	جاپانی سروس اور ترجمۃ القرآن کلاس
2:55 pm	انڈونیشین سروس اور دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء

آجکل تبدیلی کا شور ہے لیکن
لبرٹی پر تو سیل کا زور ہے
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

باموقع دکانیں
کرایہ پر دستیاب ہیں
رابطہ: 03007715521

نور سائیکل ورکس
یادگار روڈ سے دارالرحمت شرقی نزد ابراہیم آٹا چکی شفٹ ہو گیا ہے۔
مطیع الرحمٰن ناصر: 047-6213999

سیل سیل سیل
مورخہ 10 ستمبر سے
سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
سکول وکالج شوز پر سیل جاری
مس کولیکشن شوز ربوہ

FR-10

مکان برائے فروخت
رقبہ دس مرلہ دارالفتوح غربی ربوہ
0336-5834548,0300-5062339

وردہ فیبرکس
صرف 10 دن
ان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
کاٹن، لیلن، کھدر،
تمام نئے ڈیزائن Coming Soon
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
بوتیک ،بی بوتیک اور لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل
نیز مردانہ ورائٹی وشال اور بیڈ شیٹ بھی دستیاب ہے
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

Lets Fly Air International
پوری دنیا کے لئے Domestic اور International ٹکٹس Reservation کی سہولت
اور ہر طرح کی ٹکٹس کی Reconfirmation کی سہولت موجود ہے۔
دنیا کے تمام ممالک کے لئے Hotel Booking اور Health Insurance کی جاتی ہے
تمام ممالک کی Visit اور Family reunion کی فائل Processing بھی کی جاتی ہے
Toefl, Ielts, City and guids (Esol) کی رجسٹریشن کی سہولت میسر ہے۔
نیز Deawoo Express کی ٹکٹس دستیاب ہیں۔
College Road, Near Aqsa Chowk (Rabwah)
0336-5004501, 0334-6204170, 047-6211528-29
Email:letsflyair@hotmail.com

سیل سیل سیل
باٹا کی تمام نئی و پرانی ورائٹی پر
سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
باٹا شو روم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ